پارہ: نمبر 13

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Farzana adeeb
- Mehrab Batool
- Uzma Shakeel
- Sara Bibi
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علٰی رَسُولِہِ الامین

فالعاقبۃ للمتقین اما بعد

فأعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ:13

آج پارہ نمبر 13 کریں گے سورت یوسف آیت نمبر 53 سے۔

شروع کرتی ہوں اللہؐ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر:53

* میں کچھ اپنے نفس کی بارات نہیں کر رہا ہوں نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے

عام طور پہ نفس کی تین اقسام بیان کی جاتی ہیں:

ایک تو نفس امارہ ہے نفس امارہ کی یہاں بات ہو رہی ہے نفس امارہ گناہوں پر اُبھارتا ہے گناہوں کی ترغیب دیتا ہے

دوسرا نفس لوامہ ہے نفس لوامہ گناہوں پہ ملامت کرتا ہے اس کو ضمیر بھی کہتے ہیں

اور پھر تیسرا نفس مطمئینہ ہے جو نیکی پر اُبھارتا ہے جو نیکی کے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے

* نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے سوائے اس کے کہ کسی پر میرے رب کی خاص رحمت ہو

یہاں سے ایک اور چیز پتہ چل رہی ہے کہ اپنے آپ کو پاکیزہ نہیں سمجھنا چاہیے اپنے آپ کو بے گناہ نہیں سمجھنا چاہیے جو متقی ہوتے ہیں اُنہیں تو اپنے گناہ اپنی بُرائیاں اپنی غلطیاں زیادہ نظر آتی ہیں اور یہاں پہ یوسف علیہ السلام کیا بات کہہ رہے ہیں کہ نفس کی شرارت سے انسان صرف اللہؐ کی رحمت کی وجہ سے بچ سکتا ہے اس لیے اپنے آپ کو پاکیزہ نہیں کہنا چاہیے اور یہ بات اُنہوں نے کس وقت کی؟ جب مصر کے دربار میں ان کی پاکیزگی سامنے آگئی تو اس وقت کہہ رہے ہیں کہ جو انسان پاکیزہ ہے وہ صرف اللہؐ کی رحمت کی وجہ سے پاکیزہ ہے اس لیے اپنے آپ کو پاکیزہ نہیں کہنا چاہیے ورنہ تو نفس بدی کی طرف ہی لے کے جاتا ہے

- بے شک میرا رب بڑا غفور الرحیم ہے

آیت نمبر: 54

* بادشاہ نے کہا اُنہیں میرے پاس لاؤ

اُنہیں کنہیں یوسف علیہ السلام کو

* تاکہ میں ان کو اپنے لیے مخصوص کر لوں

تاکہ میں ان کو اپنے لیے خاص کر لوں اُنہیں میں یہاں پہ کوئی عہدہ دوں کوئی منصب دوں کوئی ذمہ داریاں دوں.

آیت نمبر:55

* جب یوسف علیہ السلام نے ان سے گفتگو کی تو اس نے کہا اب آپ ہمارے ہاں عزت و منزلت رکھتے ہیں اور ہمیں آپ کی امانت پر پورا بھروسہ ہے یوسف علیہ السلام نے کہا ملک کے خزانے میرے سپرد کیجئے میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔

تو بادشاہ نے جب یوسف علیہ السلام کو خود آفر کی تو یوسف نے اپنے لیے وہ کام پسند کیا جس کو وہ زیادہ بہتر سمجھتے تھے کیونکہ ان کے اندر مینیجیریل اسکلز (انتظامی مہارت) بہت زیادہ بڑھ چکے تھے تو انسان خود اپنے لیے کوئی بھی ذمہ داری قبول کر سکتا ہے اور خود سے آفر بھی کر سکتا کہ جس کام کو وہ خود زیادہ اچھی طرح کر سکتا ہو لیکن یہ ضرورتاً ایسا کرنا چاہیے ورنہ ہر جگہ اپنی ابیلٹیز (قابلیت) کو شو آف نہیں کرنا چاہیے اور ریاکاری سے بچنا چاہیے لیکن

جب کوئی ایسا کام جس کو کوئی دوسرا نہ کر رہا ہو اور ایک انسان بہت اچھا کر سکتا ہو تو اس کو وہاں پہ عاجزی سے نہیں کام لینا چاہیے کہ خود کو پیچھے رکھ لیں بلکہ وہاں پہ اس کام کے لیے خود کو آفر دے دینی چاہیے.

* تو یوسف علیہ السلام کہنے لگے کہ ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے کیونکہ وہ امین بھی تھے حفاظت کرنے والے بھی تھے اور اس کام کا علم بھی رکھتے تھے اللہؐ نے ان کو اس کام کا علم دے دیا تھا

آیت نمبر:56

* اس طرح ہم نے اس سرزمین میں یوسف کے لیے اقتدار کی راہ ہموار کی وہ مختار تھا اس میں جہاں چاہے اپنی جگہ بنائے

اپنی مرضی سے رہائش رکھ سکتے تھے جہاں چاہیں اپنی رہائش بنا سکتے تھے اور یوسف علیہ السلام کو اتنی عزت کس وجہ سے ملی تھی؟ ان کے صبر کی وجہ سے اتنا طویل صبر جو انہوں نے کیا تھا تو اس کی وجہ سے ان کو یہ ساری عزت ملی

پھر احادیث سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جتنی شدید مشقت ہوتی ہے اتنی مقدار سے اللہؐ کی مدد بھی آ جاتی ہے بس صبر کی توفیق ہونی چاہیے اور وہ صبر کی توفیق اللہؐ کی طرف سے ہی ہوتی ہے صبر کی وجہ سے انسان کے دن پلٹنا شروع ہو جاتے ہیں جیسے یوسف علیہ السلام کے اس سارے قصے میں ہم دیکھ رہے ہیں

* ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں مارا نہیں جاتا اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لیے زیادہ بہتر ہے

یعنی یہ جتنی عزت اور اجر اور منزلت مل رہی ہے یہ تو تھوڑی ہے یہ تو دنیا کی جو آخرت کی ہے وہ بہت بلند ہے جس کا کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا

آیت نمبر:57

* اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لیے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور تقویٰ کے ساتھ کام کرتے رہے

آیت نمبر:58

* یوسف کے بھائی مصر آئے اور اس کے ہاں حاضر ہوئے

مصر کیوں آئے تھے؟ کیونکہ اس وقت ان کے اپنے ملک میں فلسطین میں شام اور آس پاس ہر جگہ قحط آگیا تھا تو یوسف علیہ السلام کے پاس وہ غلہ لینے آئے تھے کیونکہ یوسف علیہ السلام کی جو انتظامی امور تھے وہ بہت اُنہوں نے دانشمندی سے چلا رہے تھے اور وہاں پہ قحط کے باوجود غلہ موجود تھا تو اس پاس کے علاقوں سے لوگ یوسف علیہ السلام کے پاس غلہ لینے جایا کرتے تھے اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے اپنے بھائی بھی غلہ لینے آ گئے

* یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا مگر بھائی اس سے نا آشنا تھے

آیت نمبر:59

* پھر جب اس نے ان کا سامان تیار کروا دیا تو چلتے وقت ان سے کہا اپنے سوتیلے بھائی کو میرے پاس لانا دیکھتے نہیں ہو میں کس طرح پیمانہ بھر کر دیتا ہوں اور کیسا اچھا مہمان نواز ہوں

تو کتنا صبر ہے یوسف علیہ السلام کو کہ بھائیوں کو پہچان لینے کے بعد بھی بدلہ نہیں لیا بلکہ مزید احسان کیا

آیت نمبر:60

* اسے تم اگر یہاں نہیں لاؤ گے تو اس کے بعد میرے پاس تمہارے لیے کوئی غلہ نہیں ہے اور میرے قریب بھی نہیں آنا

آیت نمبر:61

* انہوں نے کہا ہم کوشش کریں گے کہ والد صاحب اسے بھیجنے پر راضی ہو جائیں اور ہم ایسا ضرور کریں گے

آیت نمبر:62

* یوسف نے اپنے غلاموں کو اشارہ کیا کہ ان لوگوں نے غلے کی عوض جو مال دیا ہے وہ چپکے سے ان کے سامان ہی میں رکھ دو یہ یوسف علیہ السلام نے اس اُمید پر کیا کہ گھر پہنچ کر وہ اپنا واپس پایا ہوا مال پہچان جائیں گے تو جس کی وجہ سے وہ واپس پلٹ آئیں گے ورنہ عجب نہیں کہ وہ پلٹیں اور جلد ہی واپس آئیں

آیت نمبر:63

* پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس گئے تو کہا ابا جان آئندہ ہم کو غلہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے لہٰذا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تا کہ ہم غلہ لے کر آئیں اور اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں

آیت نمبر:64

* باپ نے کہا کیا میں اس کے معاملے میں تم پر ویسے ہی بھروسہ کروں جیسے اس سے پہلے اس کے بھائی کی معاملے میں کر چکا ہوں اللہؐ ہی بہتر محافظ ہے اور بے شک اللہؐ ہی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر:65

* پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا مال بھی اُنہیں واپس کر دیا گیا ہے یہ دیکھ کر وہ پکار اُٹھے ابا جان ہمیں اور کیا چاہیے دیکھیے یہ ہمارا مال ہمارے پیسے بھی واپس دے دیے گئے ہیں بس اب ہم جائیں گے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رسد لے آئیں گے اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک اونٹ غلہ مزید لے آئیں گے۔

اتنے غلے کا اضافہ تو آسانی کے ساتھ ہو جائے گا کیونکہ بادشاہ بہت احسان کرنے والا ہے اس کے ساتھ ایک relation(تعلق) بھی build(تعمیر) ہو چکا ہے دوستی بھی ہو چکی ہے تو اب تو وہاں سے غلہ آسانی سے مل جائے گا

آیت نمبر:66

* ان کے باپ نے کہا میں اس کو ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا

ایسا کیوں کہا؟ کیونکہ پہلے یوسف علیہ السلام کا ایک تجربہ ہے ان کے سامنے تھا کہ جب یوسف کو بھیجا تو وہ واپس نہیں آئے تو اب یعقوب علیہ السلام کہنے لگے کہ میں تو بنیامین کو ہرگز تم لوگوں کے ساتھ نہیں بھیجوں گا

* یہاں تک کہ تم اللہؐ کے نام سے پختہ عہد مجھے دو کہ اسے ضرور میرے پاس واپس لے کے آؤ گے سوائے اس کہ تم سب ہی کہیں گھیر لیے جاؤ جب اُنہوں نے اس کو اپنے عہد قرار دے دیا تو یعقوب علیہ السلام نے کہا دیکھو ہمارے اس قول پر اللہؐ گواہ ہے۔

تو جس قول کے اوپر جس بات کے اوپر اللہؐ گواہ ہو جائے وہ تو اور زیادہ اس کے اوپر پختگی سے جمنے کی ضرورت ہے ویسے تو ہر وعدے کو ہی پورا کرنا چاہیے ورنہ اللہؐ ناراض ہوتا ہے لیکن جس وعدے میں جس قول میں اللہؐ گواہ ہو جائے اس کو پورا کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے۔

آیت نمبر:67

* پھر اس نے کہا میرے بچوں مصر کے دار السلطنت میں ایک دروازے سے داخل نہیں ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے جانا

ایسا انہوں نے کیوں کہا؟ کہ لوگ حسد نہ کرنے لگیں اور نظر نہ لگ جائے کہ 11 بھائی اکٹھے ایک ساتھ جا رہے ہیں تو اس لیے احتیاط اچھی ہے کہ ہر کوئی الگ الگ دروازے سے جائے ویسے بھی نظر لگنا برحق ہے

احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے

* کہ اللہؐ کے حکم سے جو بُری نظر ہے وہ آدمی کو دیوانہ کر دیتی ہے مجنون کر دیتی ہے

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے

* کہ بُری نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں پہنچا دیتی ہے

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا

* اللہؐ کی قضا اور قدر یعنی تقدیر کے بعد نظر، نظر بد ہی میری اُمت کے اکثر لوگوں کی موت کا سبب بنے گی

اس لئے نظر بد سے بچاؤ کے لیے دعائیں اذکار اور مُعَوِّذَتَيْن زیادہ سے زیادہ پڑھنے چاہیے

رسول پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مغرب سے پہلے اور فجر کے بعد قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس یہ تین تین دفعہ لازمی پڑھا کرتے تھے اور اس کی وجہ سے انسان ہر شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اللہؐ کے حکم سے۔

* پھر یعقوب علیہ السلام کہنے لگے کہ میں اللہؐ کی میشت سے تم کو نہیں بچا سکتا حکم اس کے سوا کسی کا کبھی نہیں چلتا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور جس کو بھی بھروسہ کرنا ہو اسی پر کرے

آیت نمبر:68

* اور واقعہ بھی یہی ہوا کہ جب وہ اپنے باپ کی ہدایت کے مطابق شہر میں داخل ہوئے تو اس کی یہ احتیاطی تدابیر اللہؐ کی میشت کے مقابلے میں کچھ کام نہ آسکی تو جو اللہؐ نے کرنا ہوتا ہے وہ ہو کے رہتا ہے ہاں بس یعقوب کے دل میں جو ایک ارمان ایک ڈر تھا اسے دور کرنے کے لیے اس نے اپنی سی کوشش کرلی

اور ویسے بھی اپنی جو سوچیں ہیں وہ مثبت رکھنی چاہیے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ ایک law of attraction ہوتا ہے کہ انسان جو کچھ سوچتا ہے وہی ہونے لگتا ہے تو اگر اچھا سوچیں تو ان شاءاللہ اچھا ہی ہو گا اور اللہ سے تو لازمی لازمی اچھا گمان رکھنا چاہیے ہر انسان اللہ تعالیٰ کو ویسے ہی پائے گا جیسا وہ اللہ تعالیٰ سے گمان رکھتا ہو گا

پھر دوسری بات یہ کہ جو حکمت اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوتی ہے وہ انسان کو تو نہیں معلوم ہوتی انسان اپنی طرف سے بہت تدبیر کرتا ہے لیکن معاملہ اُلٹ ہو جاتا ہے تو ایسے میں اللہ پہ بھروسہ رکھنا چاہیے اور دکھی و مایوس نہیں ہونا چاہیے اس سے تو بہت سے ویسے ہی جسمانی امراض ہو جاتے ہیں depression، شوگر، اور دل کے بہت سے امراض اور انسان بوجل رہتا ہے اس لیے اپنے آپ کو منفی سوچوں سے بچانا چاہیے اللہ کی رضا میں راضی رہنا چاہیے۔

* بے شک وہ ہماری دی ہوی تعلیم سے صاحب علم تھا مگر اکثر لوگ معاملے کی حقیقت کو جانتے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:69

* یہ لوگ یوسف کے حضور پہنچے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس الگ بلا لیا اور اسے بتا دیا کہ میں تیرا وہی بھائی ہوں جو کھو گیا تھا اب تو ان باتوں کا غم نہ کر جو یہ لوگ کرتے رہے ہیں

دونوں بھائیوں کی باقی گفتگو کا تو نہیں پتہ چل رہا لیکن یہاں پہ یہ جو بات ہے ان باتوں کا غم نہ کر جو یہ لوگ کرتے رہے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ دونوں بھائیوں کی آپس میں کافی بات چیت ہوئی کہ جس کے بعد یوسف علیہ السلام پیار سے اپنے بھائی کو کہہ رہے ہیں کہ اب مزید غم نہ کرو

آیت نمبر:70

* جب یوسف علیہ السلام ان بھائیوں کا سامان لدوانے لگا تو اس نے اپنے بھائی کے سامان میں اپنا پیالہ رکھ دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا اے قافلے والو تم لوگ چور ہو عین اس وقت جب غلہ لے کے جانے لگے تو اس وقت ان کو روک لیا

آیت نمبر:71

* اُنہوں نے پلٹ کر پوچھا تمہاری کیا چیز گُم ہوئی

آیت نمبر:72

* سرکاری ملازموں نے کہا بادشاہ کا پیمانہ ہم کو نہیں ملتا جو شخص اس کو لا کے دے گا اس کے لیے اونٹ بھر غلے کا انعام ہے اس انعام کا ذمہ میں لیتا ہوں

آیت نمبر:73

* ان بھائیوں نے کہا اللہ کی قسم تم لوگ خوب جانتے ہو کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے نہیں آئے ہیں اور ہم چوریاں کرنے والے لوگ نہیں ہیں

آیت نمبر:74

* اُنہوں نے کہا اچھا اگر تمہاری بات جھوٹی نکلی تو چور کی کیا سزا ہے

آیت نمبر:75

* اُنہوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان سے گمشدہ چیز نکلے وہ آپ ہی اپنی سزا میں رکھ لیا جائے ہمارے ہاں تو ایسی ظالموں کو سزا دینے کا طریقہ ہے

آیت نمبر:76

*تب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی سے پہلے کے سامان کی تلاشی لینے شروع کر دی تو

جو دوسرے بھائی تھے ان کے سامان کی پہلے تلاشی لی اور آخر میں اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لی

* پھر اپنے بھائی کے سامان سے گمشدہ چیز بر آمد کر لی اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کی تائید اپنی تدبیر سے کی اور یہ خیال اللہ تعالیٰ نے ہی ان کے دل میں پیدا کیا تھا اللہ کے ازن سے یہ سب ہوا تھا اس کا یہ کام نہ تھا کہ بادشاہ کے دین یعنی مصر کے شاہی قانون میں اپنے بھائی کو پکڑتا سوائے اس کے کہ اللہ ہی ایسا چاہے ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں اور وہ ایک علم رکھنے والا ایسا ہے جو ہر صاحب علم سے بالاتر ہے

تو ہر صاحب علم کے اوپر ایک علم والا ہے. اس کے دو معنی ہیں کہ ایک انسان سے اوپر بھی ایک ایسا انسان موجود ہوتا ہے جس کے پاس علم زیادہ ہوتا ہے اس لیے اپنے آپ کو بہت بڑا عالم نہیں سمجھنا چاہیے اور دوسرا معنی یہ کہ ہر عالم کے اوپر اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑا عالم ہے وہ موجود ہے۔

آیت نمبر:77

* ان بھائیوں نے کہا یہ چوری کرے تو کچھ تعجب کی بات نہیں اس سے پہلے اس کا بھائی یوسف بھی چوری کر چکا ہے

ابھی تک بھی یوسف کو نہیں چھوڑا یہاں پہ بھی اتنا حسد کرتے تھے یوسف علیہ السلام سے یہ بھی نہیں دیکھا کہ کھڑے کہاں ہیں تو وہیں پہ اس طرح کی باتیں شروع ہوگئے یوسف ان کی یہ بات سن کر پی گیا صبر دیکھیں یوسف علیہ السلام کا

* حقیقت ان پر نہ کھولی بس زیر لب اتنا کہہ کر رہ گیا کہ بڑے ہی برے تم لوگ ہو جو الزام تم لگا رہے ہو اس کی حقیقت تو اللہؐ ہی خوب جانتا ہے۔

تو ایسے باتیں برداشت کرنا تو بہت مشکل ہے لیکن اللہؐ کے جو بندے ہوتے ہیں وہ اللہؐ تعالیٰ کی خاطر سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں اور جو صبر ہے اس کا ہم سمجھتے ہیں کہ تعلق عمر کے ساتھ ہے صبر کا تعلق تقویٰ کے ساتھ ہے ایمان کے ساتھ ہے اللہؐ پہ بھروسے کے ساتھ ہے۔

آیت نمبر:78

* اُنہوں نے کہا اے بادشاہ اس کا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے اس کی جگہ آپ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے ہم آپ کو بڑا ہی نیک نفس انسان پاتے ہیں۔

وہاں پہ چور کہہ رہے تھے اور یہاں پہ سردار کہہ کے مخاطب کر رہے ہیں اور نیک نفس انسان کہہ رہے ہیں۔

آیت نمبر:79

* یوسف علیہ السلام نے کہا پناہ خدا کی دوسرے کسی شخص کو ہم کیسے رکھ سکتے ہیں جس کے پاس ہم نے اپنا گمشدہ مال پایا ہے اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو رکھ لیں تو پھر تو ہم ظالم ہوں گے۔

آیت نمبر:80

* جب وہ یوسف علیہ السلام سے مایوس ہو گئے تو ایک گوشے میں جا کر آپس میں مشورہ کرنے لگے اِن میں جو سب سے بڑا تھا وہ بولا تم جانتے نہیں ہو کہ تمہارے والد نے تم سے خدا کے نام پہ وعدہ لے رکھا ہے اور اس سے

پہلے یوسف کے معاملے میں جو زیادتی تم کر چکے ہو وہ بھی تم کو معلوم ہے اب میں تو یہاں سے ہر گز نہیں جاؤں گا

یہ سب سے بڑے والا بھائی تھا جس کو بہت احساس ہو رہا تھا غلطی کا

* اب میں تو یہاں سے ہر گز نہیں جاؤں گا جب تک کہ میرا والد مجھے اجازت نہ دیں یا پھر اللہؐ ہی میرے حق میں کوئی فیصلہ فرمادے کہ وہ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:81

* تم جا کر اپنے والد سے کہو کہ ابا جان آپ کے صاحبزادے نے چوری کی ہے ہم نے اسے چوری کرتے ہوئے نہیں دیکھا جو کچھ ہمیں معلوم ہے ہم بس وہی بیان کر رہے ہیں اور غیب کی نگہبانی تو ہم کر نہیں سکتے

آیت نمبر:82

* آپ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجیے جہاں ہم تھے اس قافلے سے دریافت کر لیجیے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں ہم اپنے بیان میں بلکل سچے ہیں۔

تو اب یہاں پہ ان کو اپنی سچائی پہ یقین دلانا پڑ رہا ہے کیونکہ ایک دفعہ trust ٹوٹ چکا ہے پھر جب انسان ایک دفعہ جھوٹ بولتا ہے اور اعتبار ختم ہو جاتا ہے پھر سچائی کے لیے اس کو یقین دلانا پڑتا ہے پھر مشکل وقت میں اس کا سچ بھی لوگوں کو جھوٹ لگنے لگ جاتا ہے اس لیے جھوٹ سے بلکل پرہیز کرنی چاہیے۔

آیت نمبر:83

* باپ نے یہ سن کر کہا دراصل تمہارے نفس نے تمہارے لیے ایک بہت بڑی بات کو آسان بنا دیا ہے اچھا اس پر میں صبر کروں گا اور بہت صبر کروں گا کیا بعید ہے کہ اللہؐ ان سب کو مجھ سے لا ملاے۔

اب تین بیٹے جدا ہو چکے ہیں یوسف علیہ السلام بنیامین اور جو دوسرا ایک بڑا بیٹا تھا۔

* اللہؐ سب کچھ جانتا ہے اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہیں۔

آیت نمبر:84

* پھر وہ ان کی طرف سے منہ پھیر کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ہائے یوسف، یوسف علیہ السلام کو یاد کرنے لگے وہ دل ہی دل میں غم سے گھٹا جا رہا تھا۔

تو مصیبت میں غم کا ہونا تقوی کے خلاف نہیں ہے بس زبان خاموش ہونی چاہیے ورنہ آنسو بہانہ بھی جائز ہے

اور اس کی آنکھیں سفید پڑ گئیں بینائی سے ختم ہو گئیں۔

آیت نمبر:85

* بیٹوں نے کہا خدارا آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں نوبت یہ آگئی ہے کہ اس کے غم میں اپنے آپ کو بھلا دیں گے یا اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے

آیت نمبر:86

* اس نے کہا میں اپنی پریشانی اور اپنے غم کی فریاد اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں کرتا۔

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

ہم سب کو بھی اپنا غم اپنی فریاد صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے میں اللہ سے مایوس نہیں ہوں

* اور اللہ سے جیسا میں واقف ہوں ویسے تم واقف نہیں ہو۔

آیت نمبر:87

* میرے بچوں جاؤ جاکر یوسف اور اس کے بھائی کی کچھ ٹو لگاؤ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔

* رسول پاک ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں آپ نے فرمایا شرک، اللہ کے رزق سے ناامید ہونا، اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا

(السلسلہ الصحیحہ:1050)

تو حالات کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اللہ کی رحمت کا سوال کرنا چاہیے

آیت نمبر:88

* پھر جب یہ لوگ مصر جا کے یوسف کی پیشی میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے عرض کیا اے بادشاہ اے سردار ہم اور ہمارے اہل وعیال سخت مصیبت میں ہیں اور ہم کچھ حقیر سی پونجی لے کر آئے ہیں آپ ہمیں بھرپور غلہ عنایت فرمائے اور ہم کو خیرات دیں اللہؐ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

آیت نمبر:89

* یہ سن کر یوسف سے رہا نہ گیا اس نے کہا تمہیں کچھ یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا جبکہ تم نادان تھے

آیت نمبر:90

* وہ چونک کر بولے ہیں کیا تم یوسف ہو اس نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہؐ نے ہم پر احسان کیا حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی تقویٰ صبر سے کام لے تو اللہؐ کے ہاں ایسے نیک لوگوں کا اجر مارا نہیں جاتا۔

ابھی بھی بھائیوں سے بہت زیادہ صبر اور نرمی سے بات کر رہے ہیں تو نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اس کے حسن اور خوبصورتی کو بڑھا دیتی ہے

آیت نمبر:91

* بھائیوں نے کہا بخدا تم کو اللہؐ نے ہم پر فضیلت بخشی ہے اور واقعی ہم خطاکار تھے

آیت نمبر:92

* اس نے جواب دیا آج تم پر کوئی گرفت نہیں ہے اللہؐ تمہیں معاف کرے اور معاف کرنے والے کی تو عزت اللہؐ تعالیٰ بڑھوا دیتے ہیں بے شک اللہؐ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر:93

* جاؤ میری یہ قمیض لے جاؤ اور میرے والد کے منہ پر ڈال دو ان کی بینائی پلٹ آئے گی

قمیض دیکھ کے ہی غم شروع ہوا تھا قمیض سے ہی غم ڈھل جائے گا

* اور اپنے سب اہل وعیال کو بھی میرے پاس لے آؤ

آیت نمبر:94

* جب یہ قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے باپ نے کہا میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں

یعقوب علیہ السلام کہنے لگے میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں صرف ایک قمیض ابھی آرہی تھی یہ سب کیسے ہوا اللہؐ کی اِزن سے ہوا تھا ایک طرف یوسف علیہ السلام کنویں میں تھے اور نزدیک ہی کنواں تھا لیکن والد کو خوشبو نہیں آئی دوسری طرف قمیض کے ساتھ ایک قافلہ مصر سے چلا ہے اور والد کو خوشبو آگئی تو یہ اللہؐ تعالیٰ کے ازن سے ہوتا ہے کہ کبھی انسان کی sixth sence اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ وہ پہلے سے اس کو پتہ چل جاتا ہے کہ کیا ہونے لگا ہے اور کبھی بڑی بڑی چیزیں سامنے پڑی ہوئی نظر نہیں آتیں تو باپ نے کہا کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں تم لوگ کہیں یہ نہ کہنے لگو کہ میں بڑھاپے میں سٹھیا گیا ہوں

آیت نمبر:95

* گھر کے لوگ بولے اللہؐ کی قسم آپ ابھی تک اپنے اسی پرانے خبط میں پڑے ہوئے ہیں

آیت نمبر:96

* پھر جب خوشخبری لانے والا آیا تو اس نے یوسف کی قمیض یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈال دی اور یکا یک ان کی بینائی واپس آگئی تب اُنھوں نے کہا میں تم سے نہیں کہتا تھا میں اللہؐ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

آیت نمبر:97

* سب بول اٹھے اباجان آپ ہمارے گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کیجیئے واقعی ہم خطاکار تھے

آیت نمبر:98

* یعقوب علیہ السلام نے کہا عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لیے معافی کی درخواست کروں گا اور وہ بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے

یوسف علیہ السلام نے بھی معاف کر دیا یعقوب علیہ السلام نے بھی معاف کر دیا

آیت نمبر:99

* جب یہ لوگ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے والدین کو اپنے ساتھ بٹھا لیا اور اپنے سب کنبے والوں سے کہا چلو اب شہر میں چلو اللہؐ نے چاہا تو امن چین سے رہو گے

آیت نمبر:100

* شہر میں داخل ہونے کے بعد اس نے اپنے والدین کو اٹھا کر اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور سب اس کے بھائی اس کے آگے بے اختیار سجدے میں جھک گئے

یہ سجدہ تعظیمی تھا جو اُمت محمدی ﷺ میں جائز نہیں ہے

* یوسف علیہ السلام نے کہا ابا جان یہ تعبیر میرے اس خواب کی جو میں نے بہت پہلے دیکھا تھا میرے رب نے اسے حقیقت بنا دیا اللہؐ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لا کر مجھ سے ملایا حالانکہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال چکا تھا

بھائیوں کو کچھ نہیں کہا بھائیوں کو الزام نہیں دیا بلکہ یہ سب کچھ شیطان کے سر پر ڈال دیا

* واقعہ یہ ہے کہ میرا رب ہے مخصوص تدبیروں سے اپنی مشیت پوری کرتا ہے بے شک وہ علیم و حکیم ہے

آیت نمبر:101

* اے میرے رب تو نے مجھے حکومت بخشی اور مجھ کو باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھایا یعنی خوابوں کی تعبیر سکھائی زمین اور آسمان کے بنانے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا دینا۔

آخر میں جب یوسف علیہ السلام دعا کریں تو گھر والے مل بھی چکے لیکن اللہؐ تعالیٰ کو کہہ رہے ہیں کہ ولی تو آپ ہی ہیں دنیا اور آخرت میں تو اللہؐ کی ذات ہی ہم سب کی ولی و مددگار ہے

آیت نمبر:102

* اے محمد ﷺ یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ پر وحی کر رہے ہیں ورنہ آپ اس وقت موجود نہ تھے جب یوسف کے بھائیوں نے آپس میں اتفاق کر کے سازش کی تھی

آیت نمبر:103

* مگر تم خواہ کتنا ہی چاہو ان میں سے اکثر لوگ مان کر دینے والے نہیں ہیں

آیت نمبر:104

* پورا قصہ سن کے بھی یہ کفار یہ مشرکین مکہ ایمان نہیں لائیں گے حالانکہ تم اس خدمت پر ان سے کوئی اُجرت بھی نہیں مانگتے ہو یہ تو ایک نصیحت ہے جو دنیا والوں کی لیے عام ہے

آیت نمبر:105

* زمین اور آسمانوں میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ گزرتے رہتے ہیں

آیت نمبر:106

* ذرا توجہ نہیں کرتے ان میں سے اکثر اللہؐ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کے اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرائے ہوئے ہیں

آیت نمبر:107

* کیا یہ مطمئین ہے کہ خدا کی عذاب کی کوئی بلا انہیں دبوچ نہ لے گی یا بے خبری میں قیامت کی گھڑی اچانک ان پر نہ آجائے گی

آیت نمبر:108

* تم ان سے صاف کہہ دو کہ میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اللہؐ کی طرف بلاتا ہوں میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے ساتھی بھی

یہ کون سی روشنی میں کون سا راستہ ہے صراط مستقیم کا راستہ

* اللہؐ پاک ہے اور شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں

آیت نمبر:109

* اے محمد ﷺ آپ سے پہلے ہم نے جو پیغمبر بھیجے تھے وہ سب مرد ہی تھے

تو رسالت کی ذمہ داری صرف مردوں کو دی گئی ہے عورت کے لیے یہ ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ بہت بھاری ذمہ داری عورت نہیں اُٹھا سکتی

آپ سے پہلے ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے تھے وہ سب مرد ہی تھے اور انہی بستیوں کے رہنے والوں میں سے تھے اور انہی کی طرف ہم وحی بھیجتے رہے کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھیرے نہیں ہیں کہ ان قوموں کے انجام اُنہیں نظر نہ آیا جن سے پہلے گزر چکی ہیں یقینا آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے اور زیادہ بہتر ہے جنہوں نے پیغمبروں کی بات مان کر تقویٰ کی روش اختیار کی کیا اب بھی تم لوگ نہیں سمجھو گے

پہلے بھی یہ ہوتا رہا ہے کہ وہ مدتوں نصیحت کرتے رہے اور لوگوں نے پیغمبروں کی بات سن کر نہ دی

آیت نمبر:110

* یہاں تک کہ جب پیغمبر لوگوں سے مایوس ہو گئے اور لوگوں نے بھی یہ سمجھ لیا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا تو یکا یک ہماری مدد پیغمبروں کو پہنچ گئی پھر جب ایسا موقع آجاتا ہے تو ہمارا قاعدہ یہ ہے کہ جسے ہم چاہتے ہیں بچا لیتے ہیں یعنی مومنین کو اور مجرموں پر سے تو ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔

آیت نمبر:111

* اگلے لوگوں کے ان قصوں میں عقل رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے جو کچھ قرآن میں بیان کیا جا رہا ہے وہ گھڑی ہوئی باتیں نہیں ہیں یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے آئی ہیں انہی کی تصدیق کرنے والی ہے اور ہر چیز کی تفصیل بیان کرنے والی اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ یوسف مکمل ہوئی۔

سورہ الرعد

اب سورت الرعد ہے۔

راعد بجلی کی کڑک کو بھی کہتے ہیں اور بادلوں کے ایک فرشتے کا نام بھی راعد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:1

* المر یہ کتاب الٰہی کی آیات ہیں اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ عین حق ہے مگر تمہاری قوم کے اکثر لوگ مان نہیں رہے۔

آیت نمبر:2

* وہ اللہؐ ہی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے سہاروں کے بغیر قائم کیا جو تم کو نظر آتے ہوں پھر وہ عرش الٰہی پر جلوہ فرما ہوا اور اس نے سورج اور چاند کو ایک قانون کے مطابق پابند بنایا۔

اور ان سب چیزوں کو کس لیے پیدا کیا انسان کے لیے پیدا کیا انسان کے لیے مسخر کیا تاکہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے

* اس سارے نظام کی ہر چیز ایک وقت مقرر تک کے لیے چل رہی ہے اور اللہؐ ہی اس سارے کام کی تدبیر فرما رہا ہے وہ نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو۔

آیت نمبر:3

* اور وہی اللہؐ ہے جس نے یہ زمین پھیلا رکھی ہے جس میں پہاڑوں کے میخ گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہا دیے اس نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے ان ساری چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتے ہوں۔

آیت نمبر:04

* اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں انگور کے باغ ہیں کھیتیاں ہیں کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکیلے اکیلے اور کچھ دوہرے ہیں سب کو ایک ہی پانی سیر اب کر رہا ہے مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنا دیتے ہیں اور کسی کو کم تر، ان سب چیزوں میں بہت سی نشانیاں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

ایک ہی جیسے زمین ہے ایک ہی جیسا پانی ہے ایک ہی جیسا درخت ہوتا ہے ایک ہی بیج ہوتا ہے ایک ہی سورج ہے جو روشنی دے رہا ہے لیکن ذائقے میں کوئی پھل بہت مزے کا ہوتا ہے اور کوئی کم میٹھا ہوتا ہے اور کوئی کھٹا ہوتا ہے تو یہ اللہ کی طرف سے ایک نشانی ہے جس سے انسان اللہ کی قدرت کو پہچان سکے۔

آیت نمبر05

* اب اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو تعجب کے قابل لوگوں کا یہ قول ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہیں یہ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر:06

* یہ لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے لیے جلدی مچا رہے ہیں عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے جو لوگ اس روش پر چلے ان کی عبرت ناک مثالیں گزر چکی ہیں حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب لوگوں کی زیادتیوں کے باوجود ان کے ساتھ چشم پوشی سے کام لیتا ہے (معاف کر دیتا ہے) اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

تو گناہوں کے اوپر پکڑ سے بھی کوئی بچ نہیں سکتا تو جس کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے معاف کر دیں گے جس کو چاہیں گے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیں گے۔

* ایک شخص کی موت کا وقت قریب تھا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا کہ آپ خود کو کیسا پا رہے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے بہت خوفزدہ ہوں مگر اللہ سے اچھی امید بھی رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر اس وقت میں خوف اور امید دونوں جمع ہو جائیں یعنی اللہ کا خوف ہو اور اللہ سے اچھی امید بھی ہو تو اللہ اسے وہ چیز دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے۔

یعنی اللہ سے اچھی امید ہمیشہ رکھنی چاہیے۔

* اور وہ چیز دور کر دیتے ہیں جس سے وہ خوفزدہ رہتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن بہت ضروری ہے۔

آیت نمبر:07

* یہ لوگ جنہوں نے ہم تمہاری بات ماننے سے انکار کر دیا ہے کہتے ہیں اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری تم تو محض خبر دار کر دینے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔

آیت نمبر:08

* اللہ ایک ایک حاملہ کے پیٹ سے واقف ہے جو کچھ اس میں بنتا ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اس میں کمی بیشی ہوتی ہے اس سے بھی وہ باخبر ہے ہر چیز کے لیے اس کے ہاں ایک مقدار مقرر ہے۔

آیت نمبر:09

* وہ پوشیدہ اور ظاہر ہر چیز کا عالم ہے وہ بزرگ ہے اور ہر حال میں بالاتر ہے۔

آیت نمبر:10

* تم میں سے کوئی شخص خواہ زور سے بات کرے یا آہستہ آواز میں، اور کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں چل رہا ہو اس کے لیے سب یکساں برابر ہیں۔

آیت نمبر:11

* ہر شخص کے آگے اور پیچھے اس کے مقرر کیے ہوئے نگران فرشتے موجود ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

ہمیں معلوم بھی نہیں ہے اور کتنے فرشتے ہماری حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہوئے ہیں تو یہ اسی طرح ایک عالم کہتے تھے کہ اگر یہ فرشتے نہ ہوتے جو کھانے پینے اور پردے اور ساری چیزوں کی حفاظت کر رہے ہیں اور دفاع کر رہے ہیں تو یہ جن انسان کو اچک لے جاسکتے تھے تو فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے انسان بہت سی مصیبتوں اور تکلیفوں اور ایسی شر والی چیزوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح پھر اعمال کے اوپر بھی فرشتے محافظ ہیں جو لکھ بھی رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو اس وقت اس بندے کے نامہ اعمال میں وہ سارے اعمال لکھو جو وہ بحالت صحت کر رہا ہوتا ہے تو اس کے حصے میں وہ ساری نیکیاں لکھی جاتی

ہیں جب تک کہ وہ بیماری کی قید میں ہوتا ہے تو یہ جو اعمال کی حفاظت والے فرشتے ہیں یہ بیماری میں بھی صحت جیسے اعمال لکھ رہے ہوتے ہیں۔

* حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔

یعنی جب تک گناہ کر کے خود کو تبدیل نہ کرے۔

* اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کر لے تو پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی نہ اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی مددگار اور دوست ہو سکتا ہے۔

آیت نمبر:12

* وہی ہے جو تمہارے سامنے بجلیاں چمکاتا ہے جنہیں دیکھ کر تمہیں اندیشے لاحق ہو جاتے ہیں۔

خوف کھانے لگتے ہو بجلی دیکھ کے

* اور امیدیں بھی رکھتے ہو وہی ہے جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے۔

آیت نمبر:13

* بادلوں کی گرج اس کی حمد کے ساتھ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے اس کی ہیبت سے لرزتے ہوئے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں وہ کڑکتی ہوئی بجلیوں کو بھیجتا ہے اور انہیں جس پر چاہتا ہے عین اس حالت میں گرا دیتا ہے جبکہ لوگ اللہ کے معاملے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں۔

نافرمانی کر رہے ہوتے ہیں۔

* بے شک اللہ کی تدبیر بڑی زبردست ہے۔

آیت نمبر:14

* اسی کا پکارنا برحق ہے رہیں وہ ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ پکارتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں، انہیں پکارنا تو ایسی ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر پانی سے درخواست کرے کہ میرے منہ تک پہنچ جا، حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں بس اسی طرح کافروں کی دعائیں کچھ کام نہیں آئیں گی۔

توجو انسان غیر اللہ کو پکارتا ہے تو غیر اللہ تو اس کی کوئی بات نہیں سن سکتا کوئی پکار نہیں سن سکتا وہ کیسے اس کا کوئی کام کرے گا۔

* اس طرح کافروں کی دعائیں کچھ بھی نہیں ہیں مگر صرف ایک گمراہی ہے۔

آیت نمبر:15

* وہ تو اللہ ہی ہے جس کو زمین اور آسمان کی ہر چیز خوشی سے اور ناخوشی سے سجدہ کر رہی ہے اور سب چیزوں کے سائے صبح وشام اس کے آگے جھکتے ہیں۔

آیت نمبر:16

* ان سے پوچھو آسمان اور زمین کارب کون ہے تو کہہ دیجیئے اللہ تعالیٰ، پھر ان سے پوچھو کہ جب حقیقت یہ ہے تو کیا تم نے اسے چھوڑ کر ایسے معبودوں کو اپنا کارساز ٹھہرالیا ہے جو خود اپنے لیے بھی کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے، کہو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں؟

اس سورت میں دو دو چیزوں کے دو مختلف چیزوں کے comparison (موازنہ) بہت زیادہ ہیں۔

* کیا اندھا اور انکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہو سکتی ہیں تو اگر ایسا نہیں ہے تو کیا ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں نے بھی اللہ کی طرح کچھ پیدا کیا ہے کہ اس کی وجہ سے ان پر تخلیق کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہو، کہو ہر چیز کا خالق تو صرف اللہ ہے وہ یکتا ہے اور وہ ہر چیز پر غالب ہے۔

آیت نمبر:17

* اللہ نے آسمان سے پانی برسایا (یعنی وحی بھیجی) اور ہر ندی نالہ اپنے ظرف کے مطابق اس سے لے کر چلا۔

تو ہر انسان نے اس میں سے جو جو ہدایت حاصل کرنا چاہی اپنی وسعت کے مطابق وحی کے علم میں سے ہدایت پائی۔

* پھر جب سیلاب اٹھا تو سطح پر جھاگ بھی آگئی۔

یعنی کافر لوگ بھی تھے۔

* اور ایسی جھاگ ان دھاتوں پر بھی اٹھتی ہے جنہیں زیور اور برتن وغیرہ بنانے کے لیے لوگ پگھلایا کرتے ہیں۔

تو سونا اور چاندی جب خوب اچھی طرح تپ جاتا ہے تو اس کے بعد ہی وہ فائدہ مند ہوتا ہے اسی طرح جو مومنین ہیں انہیں بھی جو زمانے کی گردش ہے وہی زیادہ ایمان میں پختہ کرتی ہے۔

* اس مثال سے اللہ حق و باطل کے معاملے کو واضح کرتا ہے۔

جو جھاگ ہے کفار، کفر وہ اڑ جایا کرتا ہے۔

* سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے اور جو چیز انسانوں کے لیے نافع ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔

زمین میں کیا چیز ٹھہر جاتی ہے؟ پانی تو وحی انسان کے دل میں ٹھہر جاتی ہے اور وہی فائدہ مند چیز ہے انسان کے لیے اس طرح اللہ مثالوں سے اپنی بات سمجھاتا ہے۔

آیت نمبر:18

* جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کرلی ان کے لیے تو بھلائی ہے اور جنہوں نے اسے قبول نہ کیا وہ اگر زمین کی ساری دولت کے بھی مالک ہوں اور اتنی ہی اور فراہم کر رہے ہوں۔

یعنی اتنی دولت مزید بھی آجائے۔

* تو وہ اللہ کی پکڑ سے بچنے کے لیے اس سب کو فدیہ میں دے ڈالنے پر تیار ہو جائیں یہ وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا۔

ان سے یہ فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا ان سے بری طرح حساب لیا جائے گا۔ سُوٓءُ الۡحِسَابِ یہ بہت ڈیٹیل investigation (تفصیلی تفتیش) والے حساب کو کہتے ہیں کہ جس میں کوئی گناہ معاف نہ ہو، اللہ تعالیٰ ایسے حساب سے محفوظ رکھے۔

* یہ وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

آیت نمبر:19

* بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو تمہارے رب کی اس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے حق جانتا ہے اور وہ شخص جو اس حقیقت کی طرف سے اندھا ہے دونوں یکساں ہو جائیں، نصیحت دانشمند لوگ ہی قبول کیا کرتے ہیں۔

آیت نمبر:20

* اور ان دانشمند عقلمند لوگوں کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ کے ساتھ اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اسے مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑا نہیں کرتے۔

تو وعدوں کو پورا کرنا بہت زیادہ ضروری ہے اور خصوصاً وہ وعدے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہیں۔ اس میں عہد الست سب سے زیادہ اہم ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کریں گے۔

آیت نمبر:21

* ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن رشتوں کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں۔

رشتوں کو توڑتے نہیں ہیں تو جو دانشمند عقلمند لوگ ہیں وہ اللہ کے وعدے بھی پورے کرتے ہیں اور رشتوں کا بھی احترام کرتے ہیں رشتوں کو توڑتے نہیں ہیں رشتوں کو جو جوڑنے والا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جوڑتے ہیں۔

صلح رحمی کرنے والے کے لیے حدیث ہمیں پتہ چلتا ہے

* کہ اس کی عمر دراز کی جاتی ہے اس کی روزی کشادہ ہو جاتی ہے اور گھر والوں کے دل میں اس کے لیے محبت بڑھ جاتی ہے

اس لیے رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنا بہت زیادہ ضروری ہے اور جو شخص صلح رحمی کے لیے کچھ بھی خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ویسے ہی واپس لوٹا دیں گے۔ آج کل رشتہ داروں پہ ہم لوگ تو بہت کم خرچ کر رہے ہوتے ہیں ان کے اوپر صدقہ کرنا ان پر خرچ کرنا بہت مشکل لگتا ہے سوائے اس کے جو رسم ورواج کے طور پر خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔

جبکہ حدیث میں ہمیں پتہ چلتا ہے

کہ جب کوئی انسان اپنے رشتہ دار کو صدقہ کرتا ہے یا کوئی گفٹ دیتا ہے کیونکہ گفٹ بھی صدقے کی ایک قسم ہے تو اس کو دوہرا اجر ملتا ہے، ڈبل ثواب ملتا ہے ایک تو صدقہ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کرنے کا

* یہ لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں

جو رب سے ڈرے گا وہی رشتوں کو جوڑے گا۔

* وہ اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔

آیت نمبر:22

* ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں۔

کیونکہ یہ سارے کام صبر کے بغیر ممکن ہی نہیں ہیں رشتہ داروں کی طرف سے اذیت بھی ملتی ہے اس کے اوپر بھی انسان صبر کرے اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے ان کے ساتھ رشتے نہ توڑے تقویٰ کا معاملہ کرے اللہ سے ڈرتا رہے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے پورے کریں تو یہ سارے کام صبر کے بغیر ممکن ہی نہیں ہیں۔

* یہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے اعلانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے دور کرتے ہیں۔

برائی کرنے والے کے ساتھ برائی نہیں کرتے بلکہ بھلائی کرتے ہیں اور اس کے لیے ہمارے سامنے صحابہ کرام کی بہت سی مثالیں ہیں بلکہ جب فتح مکہ ہوا تو وہ لوگ جنھوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو مکہ سے نکال دیا تھا انہی کو معاف کیا گیا انہی کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا تو یہ معاف کرنے کی وجہ سے کیا ہو گیا تھا کہ وہ سارے کے سارے کتنے زیادہ لوگ اس وقت اسلام میں داخل ہو گئے تھے تو برائی کا بدلہ برائی سے دینا تو کوئی وہ اچھی بات نہیں ہے لیکن جب ہم بھلائی کرتے ہیں تو اس کے پھر آگے ثمرات بھی بہت اچھے ملتے ہیں۔

* آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لیے ہے۔

آیت نمبر:23

* یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی بھی قیام گاہ ہوں گے وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباؤاجداد اور ان کی بیویاں اور ان کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے فرشتے ہر طرف سے ان کی استقبال کے لیے آئیں گے۔

ذرا یہ سارا scene imagine کریں کہ جنت میں داخل ہو رہے ہوں ساتھ رشتے دار بھی ہوں اور فرشتے استقبال کے لیے موجود ہوں۔

آیت نمبر:24

* فرشتے ان سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو۔

تو جنت کا حصول صبر کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔

* پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔

آیت نمبر:25

* رہے وہ لوگ جو اللہ کے وعدے کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں جو ان رشتوں کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت برا ٹھکانہ ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو نہ اللہ کا حق دیتے ہیں نہ اللہ کے بندوں کا حق دیتے ہیں تو پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے دو مختلف character (کردار) اور دونوں کا مختلف ٹھکانہ بیان ہو گیا۔

آیت نمبر:26

* اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے یہ لوگ دنیاوی زندگی میں مگن ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ ہے ایسے ہی آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی ہے ایک قطرے سے بڑھ کے کچھ بھی نہیں ہے۔

آیت نمبر:27

* یہ لوگ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے سے انکار کر دیا یہ کہتے ہیں اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری، کہو اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔

آیت نمبر:28

* ایسے ہی لوگ ہیں وہ جنہوں نے اس نبی کی دعوت کو مان لیا ہے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

تو جو لوگ رسول کی دعوت کو قبول کر لیتے ہیں ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ کس چیز سے؟ قرآن پاک سے اذکار سے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے، چاہے کتنی بے چینی کیوں نہ ہو جب قرآن کی تلاوت کریں یا قرآن پاک کی تلاوت سنیں تو دل اطمینان میں آجاتا ہے اور اگر ایمان داخل نہ ہوا ہو تو پھر سکون اطمینان نصیب ہونا مشکل ہو جاتا ہے یہ قرآن پاک ایمان والوں کے لیے سکون کا باعث ہے۔

* خبر دار رہو اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

لیکن پہلے اس کے اوپر یقین ہونا ضروری ہے کہ یہ قرآن پاک شفا دے گا۔ اس سے سینوں کی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے اس سے ڈپریشن ختم ہوتا ہے پریشانی فکر غم مصیبتیں سب کا علاج قرآن پاک میں ہے۔

آیت نمبر:29

* پھر جن لوگوں نے دعوتِ حق کو مانا اور نیک اعمال کیے وہ خوش نصیب ہیں اور ان کے لیے اچھا انجام ہے۔

آیت نمبر:30

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی شان سے ہم نے تم کو رسول بنا کر بھیجا ہے ایک ایسی قوم ہے جس سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں تاکہ تم ان لوگوں کو وہ پیغام سناؤ جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے اس حال میں کہ یہ نہایت مہربان

خدا کے کافر بنے ہوئے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اتنا رحمان ہے یہ اس سے کفر کر رہے ہیں اس سے انکار کر رہے ہیں ان سے کہو کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی الہ نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی میرا مددگار ہے اسی کی طرف میں نے واپس لوٹنا ہے۔

آیت نمبر:31

* اور کیا ہو جاتا اگر کوئی ایسا قرآن اتار دیا جاتا ہے جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین شق ہو جاتی فاصلے جو ہیں وہ مختصر ہو جاتے یا مردے قبروں سے نکل کر بولنے لگتے۔

اس طرح کی نشانیاں دکھا دینا تو اللہ تعالیٰ کے لئیے کچھ مشکل نہیں ہے لیکن یہ وہ نشانیاں بھی دیکھ کر ایمان نہ لاتے۔

* بلکہ سارا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہیں وہ کرسکتے ہیں۔

* پھر کیا اہل ایمان ابھی تک کفار کی طلب کے دوامیں کسی نشانی کے ظہور کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ جان کر مایوس نہیں ہوں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا۔ جن لوگوں نے خدا کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کر رکھا ہے ان پر ان کی ان کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت آتی ہی رہتی ہے یا ان کے گھر کے قریب کہیں نازل ہوتی ہے۔

تو دنیا کی جو آفتیں ہیں وہ انسان کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے آتی ہیں یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے ہاں بعض اوقات اللہ تعالیٰ آزماتے بھی ہیں اپنے بندے کو اس کے درجات بلند کرنے کے لیے آزمائشیں بھی آتی ہیں اور کئی دفعہ جو آفتیں ہیں وہ انسان کے اپنے اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ جو مشکل انسان کو اللہ تعالی کے قریب کر دیں وہ آزمائش ہے اللہ کی طرف سے وہ درجات بلند کرنے کے لیے ہے اور جو مصیبت مشکل انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دے تو وہ انسان کے لیے مصیبت ہے، وہ اصل میں انسان کے اوپر آفت ہے اور جو چیز جو مشکل انسان کو اللہ کے قریب کر دیتی ہے تو وہ اللہ کی طرف سے آئی ہوئی آزمائش ہے، یہ ان دونوں میں فرق ہے۔

* یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو جائے ان کے اوپر عذاب آہی جائے گا۔

* یقیناً اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

آیت نمبر:32

* تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جاچکا ہے مگر میں نے ہمیشہ منکرین کو ڈھیل دی اور آخر کار ان کو پکڑ لیا پھر دیکھ لو کہ میری سزا میرا عذاب کیسا سخت ہے۔

آیت نمبر:33

* پھر کیا وہ جو ایک ایک نفس کی کمائی پر نظر رکھتا ہے اس کے لیے ان لوگوں نے کچھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں۔

جو ایک ایک چیز پہ نظر رکھے ہوئے ہے، ایک ایک انسان پہ نظر رکھی ہوئی ہے اس کے ساتھ بھی کوئی شریک ہو سکتا ہے؟

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیے اگر وہ واقعی خدا کے بنائے ہوئے شریک ہیں تو ذرا ان کے نام بتاؤ کہ وہ کون ہے کیا تم اللہ کو ایک نئی بات کی خبر دے رہے ہو جو وہ پہلے سے زمین میں جانتا نہیں یا تم لوگ بس یوں ہی جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ کافروں کے لیے ان کی مکاریاں خوشنما بنا دی گئی ہیں اور وہ ہدایت سے روک دیے گئے ہیں پھر جس کو اللہ گمراہی میں پھینک دے اس نے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔

آیت نمبر:34

* ایسے لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی میں ہی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے زیادہ شدید ہے کوئی ایسا نہیں جو انہیں اللہ سے بچانے والا ہو۔

آیت نمبر:35

* اور تقویٰ والوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اس کے پھل دائمی اور ہمیشگی کے ہیں اور اس کا سایہ لازوال ہے، یہ انجام ہے متقی لوگوں کا اور کافروں کا انجام یہ ہے کہ ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔

آیت نمبر:36

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کو ہم نے آپ سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس کتاب سے (قرآن سے) جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے خوش ہیں۔

ان میں مختلف گروہ ہیں کچھ لوگ خوش ہیں۔

* اور مختلف گروہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس کی بعض باتوں کو نہیں مانتے۔

سب اہلِ کتاب ایمان نہیں لاتے بعض باتوں کو نہیں مانتے۔

* تم صاف کہہ دو کہ مجھے تو صرف اللہ کی بندگی کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں کسی اور کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤں لہٰذا میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع ہے۔

آیت نمبر:37

* اس ہدایت کے ساتھ ہم نے یہ قرآن عربی تم پر نازل کیا ہے اب اگر تم نے اس علم کے باوجود جو تمہارے پاس آچکا ہے لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا حامی ہو گا اور نہ مددگار اور کوئی اللہ کی گرفت سے اس کی پکڑ سے تم کو بچا نہیں سکتا۔

آیت نمبر:38

* تم سے پہلے بھی ہم نے بہت سے رسول بھیجے اور ان کو ہم نے بیوی بچوں والا ہی بنایا تھا اور کسی رسول کی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے عزن کے بغیر کوئی نشانی خود لے آتا ہر دور کے لیے ایک کتاب ہے۔

آیت نمبر:39

* اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے ام الکتاب اسی کے پاس ہے۔

یعنی جو تقدیر ہے وہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے لکھ رکھی ہے وہ اللہ کے ہی پاس ہے۔

آیت نمبر:40

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس برے انجام کی دھمکی ہم ان لوگوں کو دے رہے ہیں اس کا کوئی حصہ خواہ ہم تمہارے جیتے جی دکھادیں یا اس کے ظہور میں آنے سے پہلے ہم تمہیں اٹھالیں، بہر حال تمہارا کام تو صرف پیغام کو پہنچادینا ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔

آیت نمبر:41

* کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم اس سرزمین پر چلے آرہے ہیں اور اس کا دائرہ ہر طرف سے تنگ کرتے چلے آرہے ہیں۔

زمین ہر طرف سے تنگ ہوتی جارہی ہے اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایمان والے زیادہ ہوتے جارہے ہیں ہر طرف اسلام پھیل رہا ہے جس کی وجہ سے کافروں پہ زمین تنگ ہوتی جارہی ہے اور دوسری بات جو کہ scientifically بھی یہ بات سامنے آچکی ہے کہ زمین سکڑ رہی ہے تو دونوں معنی یہاں سے مراد ہیں کہ زمین کا دائرہ ہر طرف سے تنگ ہوا چلے جارہے ہیں۔

* اللہ حکومت کر رہا ہے کوئی اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے والا نہیں اور اسے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

آیت نمبر:42

* ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں وہ بھی بڑی بڑی چالیں چل چکے ہیں مگر اصل فیصلہ اور چال تو پوری کی پوری اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جانتا ہے کہ کون کیا کچھ کمائی کر رہا ہے اور عنقریب یہ منکرین حق یہ کافر بھی دیکھ لیں یہ کہ انجام کس کا خیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

آخرت کس کو ملے گی؟ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے؟

آیت نمبر:43

* یہ منکرین کہتے ہیں کہ تم اللہ کے بھیجے ہوئے نہیں ہو کہہ دیجیے میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے اور پھر ہر اس شخص کی گواہی جو کتاب آسمانی کا علم رکھتا ہو۔

توجو سچا علم رکھتا ہے آسمانی کتابوں کا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب خوب پہچانتا اور آخر رسالت کا وہ گواہ بھی ہے۔

سورہ ابراھیم

سورت ابراھیم مکی سورت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:01

* ال راے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں۔

اور یہ جو کتاب ہے یہ انسان کو تاریکیوں سے اندھیروں سے روشنی کی طرف لے کے آتی ہے جہالت کی اندھیروں سے روشنی میں لاتی ہے، کفر اور شرک کی اندھیروں کے اداسی کے اندھیروں سے مایوسی کے اندھیروں سے ان سب اندھیروں سے نجات دینے والی کون سی چیز ہے؟ قرآن پاک کتاب ہے، کہ جو روشنی میں لے کے آتی ہے گندے خیالات سے یہ بچاتی ہے۔

* ان کے رب کی توفیق سے اس خدا کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔

آیت نمبر:02

* اور زمین اور آسمانوں کی ساری موجودات کا مالک وہی ہے۔

ہر شے کا پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

* اور سخت تباہ کن سزا ہے قبول حق سے انکار کرنے والوں کے لیے۔

آیت نمبر:03

* جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

دنیا جس کی کوئی حیثیت ہی نہیں فانی ہے سب کچھ ختم ہو جانا ہے تو اس کو یہ آخرت کے مقابلے میں ترجیح دیتے ہیں۔

* جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روک رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ راستہ ان کی خواہشات کے مطابق ٹیڑھا ہو جائے۔

خود بھی اللہ کے راستے سے رکے ہوئے ہیں دوسروں کو بھی اس راستے سے روکنا چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

* اور دنیا کی نعمتوں پہ ہی خوش و راضی ہیں اور اسی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل چکے ہیں۔

تو جو دنیا کے پیچھے ہے اور آخرت کے بھولے ہوئے ہیں وہ در حقیقت گمراہی میں بہت آگے جا چکا ہے۔

آیت نمبر:04

* ہم نے اپنا پیغام دینے کے لیے جب کبھی کوئی رسول بھیجا اس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا ہے تا کہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے پھر اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ زبردست غالب حکمت والا ہے۔

آیت نمبر:05

* ہم اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو بھی اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیج چکے ہیں اس سے بھی ہم نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ اور انہیں تاریخ الٰہی کے سبق آموز واقعات سنا کر نصیحت کرو ان واقعات میں بڑی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لیے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو۔

تو جو صبر اور شکر کرنے والا اسی کو یہ نشانیوں سے نصیحت ملتی ہے۔

جو خوشحالی اور مصیبتیں ان سب کے ذریعے اللہ بندے کی آزمائش کرتا ہے کہ وہ صبر کرے گا یا شکر کرے گا اور پھر صبر اور شکر کرنے والے کو ہی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ شکر کس چیز کو کہتے ہیں؟ شکر کہتے ہیں کہ جب ایک انسان نعمت کو پہچانے اور نعمت عطا کرنے والی ذات کو بھی پہچانے، تو پھر وہ نعمت عطا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔

بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ انسان نعمتوں سے تو فائدہ اٹھاتا رہتا ہے لیکن جب اللہ کو نہیں پہچانتا تو اللہ کا شکر نہیں ادا کرتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب کچھ میری اپنی محنت کی وجہ سے ہے لیکن اللہ کا جو مومن بندہ ہے وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اور (even) یہاں تک کہ وہ تکلیف مسائل پہ بھی صبر بھی کرتا ہے اور شکر بھی ادا کرتا ہے۔ شکر کس وجہ سے؟ کیونکہ ہر تکلیف کے ساتھ مومن بندے کے گناہ دھل رہے ہوتے ہیں تو وہ تکلیف کے اوپر بھی شکر ادا کرتے ہیں۔

پھر شکر ادا کرنے سے نعمتیں قید ہو جاتی ہیں اسی لیے علماء شکر گزاری کو محافظ کہتے ہیں کہ اس سے نعمتوں میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور حفاظت بھی ہوتی ہے۔ تو شکر ادا کرنے سے نعمتوں میں ایک طرف اضافہ ہو رہا ہے اور دوسری طرف اللہ اس میں حفاظت فرما دیتے ہیں۔

آیت نمبر:06

* یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اللہ کے اس نے احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے اس نے تم کو فرعون والوں سے چھڑایا جو تم کو سخت تکلیفیں دیتے تھے۔

بہت سخت عذاب فرعون والے دے رہے تھے کیا کرتے تھے۔

* تمہارے لڑکوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ بچا رکھتے تھے اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔

آیت نمبر:07

* اور یاد رکھو تمہارے رب نے خبر دار کر دیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نواز دوں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔

آیت نمبر:08

* اور موسیٰ نے کہا اگر تم کفر کرو اور زمین کے سارے رہنے والے بھی کافر ہو جائیں تو اللہ بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔

آیت نمبر:09

* کیا تمہیں ان قوموں کی حالات نہیں پہنچے جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں قوم نوح عاد ثمود اور ان کے بعد آنے والی بہت سی قومیں جن کا شمار اللہ ہی کو معلوم ہے ان کے رسول جب ان کے پاس صاف صاف باتیں اور کھلی نشانیاں لیے ہوئے آئے تو انہوں نے اپنے منہوں میں ہاتھ دبا لیے اور کہنے لگے جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے اور جس چیز کی تم دعوت دیتے ہو اس کی طرف ہم سخت شک میں پڑے ہوئے ہیں، اضطراب کا شکار ہیں

آیت نمبر:10

* ان کے رسولوں نے کہا کیا خدا کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے وہ تمہیں بلا رہا تاکہ تمہارے قصور معاف کرے اور تم کو ایک مدت مقرر تک مہلت دے۔ انہوں نے جواب دیا "تم کچھ بھی نہیں ہو مگر ویسے انسان جیسے ہم ہیں تم ہمیں ان ہستیوں کی بندگی سے روکنا چاہتے ہو اور جن کی بندگی ہمارے باپ دادا سے ہوتی آئی ہے۔ اچھا تو پھر لاؤ کوئی واضح سند کوئی واضح موجزہ۔

پیغمروں کی بات ماننے کی بجائے ان کی نیت پر تنقید کرنا شروع کر دی کہ تم ہمیں ہمارے خداؤں سے روکنا چاہتے ہو تو یہ جو تنقید ہے جب بھی کوئی انسان دوسرے کو اللہ کی طرف بلاتا ہے ایسی تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن تسلی رکھنی چاہیے کہ اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اور ایک دائی جو ہے وہ اللہ کا پیغام آگے پھیلا رہا ہوتا ہے کوئی بھی دائی اپنی باتیں تو نہیں پھیلا رہا ہوتا اللہ کا پیغام آگے پہنچانا بہت بڑی خوش نصیبی ہے تو اس راستے میں آنے والی مشکلات سے نہیں گھبرانا چاہیے انبیاء علیہ السلام پر بھی تو یہ ساری مشکلات آئی ہیں۔

آیت نمبر:11

* اور ان کے رسولوں نے ان سے کہا واقعی ہم کچھ بھی نہیں ہیں مگر تمہارے جیسے ایک انسان لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم کوئی دلیل لے کر آئیں دلیل تو اللہ کے اذن سے ہی ہو سکتی ہے تو اللہ کی طرف سے آسکتے ہیں اور اللہ ہی پر اہل ایمان کو بھروسہ کرنا چاہیے۔

آیت نمبر: 12

* اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں جبکہ ہماری زندگی کی راہوں میں اس نے ہماری رہنمائی کی؟ اس نے ہمیں ہدایت دی اور جو اذیتیں تم لوگ ہمیں دے رہے ہو ان پر ہم صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کا بھروسہ صرف اللہ ہی پر ہونا چاہیے۔

آیت نمبر:13

* آخر کار کافروں نے اپنے رسولوں سے کہہ دیا کہ یا تو تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہو گا ورنہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے تب ان کے رب نے ان پر وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔

آیت نمبر:14

* اور ان کے بعد تمہیں زمین میں آباد کریں گے یہ انعام ہے اس کا جو میرے حضور جواب دہی کا خوف رکھتا ہو قیامت کے دن کا جو خوف رکھتا ہو میری وعید سے ڈرتا ہو۔اس کے لیے یہی انعام ہے۔

ایسے لوگ جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں تو ان کے لیے اللہ تعالی دنیا میں بھی انعام کرتے ہیں اور آخرت میں جنت کا وعدہ بھی ایسے ہی لوگوں کے لیے۔

آیت نمبر:15

* انہوں نے فیصلہ چاہا تھا تو یوں ان کا فیصلہ ہوا اور ہر جبار دشمن حق نے منہ کی کھائی۔

آیت نمبر:16

* پھر اس کے بعد آگے ان کے لیے جہنم ہے وہاں انہیں پیپ کا پانی پینے کو دیا جائے گا۔

آیت نمبر:17

* جسے وہ زبردستی حلق سے اتارنے کی کوشش کرے گا اور مشکل سے ہی اتار سکے گا موت ہر طرف سے چھائی رہے گی مگر وہ مرنے نہیں پائے گے اور آگے ایک سخت دن کا عذاب ان کی جان کو آلے گا۔

تو جو کافر کو موت ہے وہ اس کے جسم کے ہر حصے سے آئے گی موت کے وقت ہی اس کو عذاب ہونا شروع ہو جائے گا اس کے بالوں کے کناروں تک سے اس کو موت آئے گی پاؤں کی انگوٹھے سے بھی موت آئے گی جسم کی ہر ہر حصے سے موت آئے گی اور بہت سختی سے اس کی جان نکالی جائے گی۔

آیت نمبر:18

* جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کی اعمال کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو وہ اپنے کیے کا کچھ بھی پھل نہیں پا سکیں گے۔

راکھ جو ہواؤں میں اڑ جائے اس کا وزن ہی کیا پڑھے گا۔

* یہی پرلے درجے کی گمشدگی ہے۔

آیت نمبر:19

* کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے آسمان وزمین کی تخلیق کو حق پر قائم کیا وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور اور ایک نئی مخلوق تمہاری جگہ لے آئے۔

آیت نمبر:20

* ایسا کرنا اللہ پر کچھ بھی دشوار نہیں ہے۔

آیت نمبر:21

* اور یہ لوگ جب اکٹھے اللہ کے سامنے بے نقاب ہوں گے تو اس وقت ان میں سے جو دنیا میں کمزور تھے وہ ان لوگوں سے جو بہت بڑے بنے ہوئے تھے (دنیا میں جو بڑے بنے ہوئے تھے) ان سے کہیں گے دنیا میں ہم تمہارے تابع تھے دنیا میں ہم تمہارے پیچھے چلتے تھے اب کیا تم اللہ کے عذاب سے ہم کو بچانے کے لیے کچھ کر سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم ضرور تمہیں بھی دکھا دیتے اب تو یکساں ہے خواہ صبر کرو یا بے صبری کرو بہر حال یہاں سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

اس کے بعد جہنم والوں سے شیطان ایک خطبہ کرے گا وہاں پہ بھی شیطان ان کو نہیں چھوڑے گا وہاں پہ بھی چاہے گا کہ یہ مزید جلیں پچھتاووں کی آگ میں اور بہت سی تو شیطان کیا کہے گا وہاں پر۔

آیت نمبر:22

* اور جب فیصلہ چکا دیا جائے گا تو شیطان کہے گا حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے جتنے وعدے کیے تھے ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا میرا تم پر کوئی زور نہیں تھا میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے رستے کی طرف تمہیں دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا لہذا مجھے ملامت نہیں کرو اپنے آپ کو ہی ملامت کرو یہاں نہ میں تمہاری فریادرسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری اس سے پہلے جو تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ ایسے ظالموں کے لیے تو دردناک سزا یقینی ہے۔

تو جہنم میں جا کے وہ جہنمیوں کے دل میں مزید ندامت پیدا کرنا چاہیے گا اور مزید ان کا عذاب بڑھ جائے گا جب وہ پچھتاوں کی آگ میں جلیں گے دنیا میں ہی ضروری ہے کہ انسان شیطان کے راستے کو پہچانے اور اس سے بچنے کی کوشش کریں اور ہر وہ راستہ جو اللہ سے دور کرے اللہ کی یاد سے دور کرے وہ شیطان کا راستہ ہے۔

آیت نمبر:23

* بخلاف اس کے جو لوگ دنیا میں ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں وہ اپنے رب کے اذن سے ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کا استقبال سلامتی کی مبارکباد کے ساتھ ہو گا۔

ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کہہ رہا ہو گا اللہ تعالی سب کو سلام کہیں گے فرشتے سلام کہیں گے وہاں جنتی ایک دوسرے کو سلام کہیں گے اور وہاں جنت کی سدا ہی سلام ہو گی۔

آج ہم یہاں دنیا میں سلام کے بجائے ہم نے بہت سے دوسرے الفاظ ایسے شروع کر دیے ہیں حالانکہ فرشتے ان دو لوگوں پہ دو مسلمانوں پہ حیران ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملیں اور سلام نہ کریں تو سلام کرنے سے ویسے ہی نیکیوں میں ایک دم سے اتنا اضافہ ہوتا ہے صرف السلام علیکم کہنے سے دس نیکیاں مل جاتی ہیں اس لیے ایک دوسرے کو سلام زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے چاہے کوئی جاننے والا ہے چاہے کوئی نہیں جاننے والا کہیں رستے سے گزر رہے ہیں کوئی خاتون ہیں جن کو ہم نہیں بھی جانتے تو تب ان کو سلام ضرور کرنا چاہیے اور پھر یہ سلام ایک ایسا قول ہے کہ جس کے ذریعے اللہ تعالٰی دلوں میں محبت پیدا کر دیتے ہیں۔

آیت نمبر:24

* کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت ہو عمدہ درخت ہو جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہو اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہوں۔

آیت نمبر:25

* ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دے رہا ہو یہاں پہ کھجور کے درخت کی بات ہو رہی ہے کہ وہ ہر آن پھل دیتا رہتا ہے اس کی شاخیں بھی جھکی ہوئی ہوتی ہیں عارضی کے ساتھ تو مومن بندہ بھی ایسے ہی ہوتا ہے کھجور کے درخت کی مانند۔

* یہ مثالیں اللہ اس لیے دیتا ہے کہ لوگ ان سے سبق لیں۔

آیت نمبر:26

* اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایک بد ذات درخت کی سی ہے (شرک کی مثال) جو زمین کی سطح سے اکھاڑا پھینکا جاتا ہے اس کے لیے کوئی استحکام نہیں ہے۔

یعنی جو جڑی بوٹیاں زمین پہ پھیلی ہوئی ہیں جو بالکل بے فائدہ ہوتی ہیں اور جو شخص بھی پاس سے گزرتا ہو اس کے کپڑوں کے ساتھ اڑ جاتی ہیں تو یہ شرک کی مثال ہے کہ جو کسی کے لیے فائدہ مند نہیں ہوتا۔

آیت نمبر:27

* ایمان لانے والوں کو اللہ ایک قول ثابت کی بنیاد پر دنیا اور آخرت دونوں میں ثبات عطا فرمائے گا۔

قول ثابت کیا ہے؟ قول ثابت اللہ تعالی کو ایک ماننا اللہ کو الہ ماننا۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب انسان قبر میں رکھا جائے گا تو اس وقت فرشتہ آئے گا وہ انسان سے پوچھے گا کہ تیرا رب کون ہے، تیرا رسول کون ہے اور تیرا دین کون سا تھا، تو جو کافر ہے وہ ہر بات کے جواب میں کہے گا لا اَدْری لا اَدْری مجھے تو کچھ علم نہیں میں نے تو جو لوگوں کو کہتے سنا میں وہ کہتا رہا تو اس کے لیے پھر حکم ہو گا کہ اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو اس کے لیے آگ کا لباس لے آو، آگ کا لباس پہنا دو اور دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دو پھر اس کی قبر تنگ کر دی جائے گی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر گھسنے لگیں گی اور اس کے اوپر عذاب کا فرشتہ مقرر

کر دیا جائے گا اور اس کو شدید عذاب ہو گا کہ جس کی وجہ سے جو اس کی منہ کی آواز ہو گی وہ انسان اور جنوں کے سوا زمین آسمان کی ہر مخلوق سنے گی اور پھر وہ مٹی مٹی ہو جائے گا پھر دوبارہ اسی طرح اس کے اندر روح بھیجی جائے گی اور دوبارہ اس کے ساتھ یہی سارا عمل دہرایا جائے گا۔

لیکن جو مومنین ہیں ان کے ساتھ معاملہ بہت زیادہ اچھا ہو گا وہ ان سب باتوں کے جواب دیں گے پھر فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ آپ کو کیسے معلوم کہ اللہ تعالیٰ الٰہ ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور سچا دین اسلام ہے تو وہ کہیں گے ہم نے قرآن پاک کو سمجھا ہمیں قرآن پاک کی ان باتوں کے جواب معلوم ہوئے تو ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔

ابو داود

(حدیث نمبر:4753)

تو اس قرآن پاک کو پڑھنا سمجھنا بہت ضروری ہے تا کہ آخرت میں اور قبر میں انسان سکون اور خوشی اور راحت پا سکے۔

* اللہ تعالی ظالموں کو بھٹکا دیتا ہے اور اللہ کو اختیار ہے جو وہ چاہے کرے

آیت نمبر:28

* تم نے دیکھا ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ کی نعمت پائی اور اسے کفران نعمت سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو بھی ہلاکت کے گھر میں جھونک دیا۔

آیت نمبر:29

* یعنی جہنم جس میں وہ جھلسے جائیں گے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔

آیت نمبر:30

* اور اللہ کے ہمسر انہوں نے بنا لیے تا کہ وہ انہیں اللہ کے رستے سے بھٹکا دیں ان سے کہو اچھا مزے کر لو آخر کار تمہیں پلٹ کر دوزخ میں ہی جانا ہے۔

آیت نمبر:31

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، میرے جو بندے ایمان لے آئے ان سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں۔

اب اگر ہم اللہ کے بندے ہیں تو ہم نے یہ سارے کام کرنے ہیں جو اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ میرے بندوں سے کہو کہ وہ یہ کچھ کریں۔

* ان سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے، پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کریں، صدقہ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی۔

تو خفیہ بھی صدقہ کرنا ہے اعلانیہ بھی صدقہ کرنا ہے صدقہ جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرے گا صدقہ اللہ کے غصے کو بجھاتا ہے صدقہ موت کی منزلیں آسان کر دیتا ہے پھر قیامت کے دن صدقہ سایہ بنے گا اور جو شخص خفیہ صدقہ کرنے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہو گا۔

آیت نمبر:32

* اللہ وہی تو ہے کہ جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے سے تمہارے کھانے کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے جس نے کشتی کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور دریاؤں کو تمہارے لیے مسخر کیا۔

آیت نمبر:33

* جس نے سورج اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ لگا تار چلے جارہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کیا۔

آیت نمبر:34

* اس نے وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے مانگا اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا اور بے انصاف ہے۔

تو ہم تو اللہ کی نعمتوں کو شمار بھی نہیں کر سکتے شکر ادا کرنا تو بہت مشکل ہے صرف قرآن پاک اور ہدایت کی نعمت کا ہی شکر ادا کرنا چاہیں تو انسان نہیں کر سکتا۔

آیت نمبر:35

* یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔

آیت نمبر:36

* اے اللہ ان بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے لہٰذا جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو میرے خلاف طریقہ اختیار کرے تو یقیناً درگزر کرنے والا مہربان ہے۔

آیت نمبر:37

* اے اللہ میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے قریب لا بسایا ہے اے اللہ یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں لہٰذا تم لوگوں کے دلوں کو اس کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے شاید کہ وہ شکر گزار بنے۔

ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی بدولت ہی آج ہم دیکھتے ہیں کہ مکہ کیسے ہر وقت بارونق ہے۔

آیت نمبر:38

* پروردگار، تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور واقعی اللہ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمانوں میں۔

آیت نمبر:39

* شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق جیسے بیٹے دیے حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ضرور دعا سنتا ہے۔

آیت نمبر:40

* اے میرے اللہ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی اے اللہ میری دعا قبول کر

آیت نمبر:41

* اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو اس دن معاف کر دینا جس دن حساب قائم ہو گا۔

آیت نمبر:42

* مومنوں اب یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کو تم ان سے غافل نہ سمجھو اللہ تو انہیں ٹال رہا ہے اس دن کے لیے جب حال یہ ہو گا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

آیت نمبر:43

* سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہوں گے نظریں اوپر جمی ہوں گی اور دل گھبراہٹ سے اڑے ہوئے ہوں گے۔

آیت نمبر:44

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سے تم انہیں ڈراؤ جب کہ عذاب انہیں آلے گا اس وقت یہ ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں اور رسولوں کی پیروی کریں گے مگر انہیں جواب دیا جائے گا کیا تم وہی لوگ نہیں جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں ہے؟

آیت نمبر:45

* حالانکہ تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ چکے ہوں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور دیکھ چکے ہوں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا اور ان کی مثالیں دے دے کر ہم تمہیں سمجھا بھی چکے ہیں

آیت نمبر:46

* انہوں نے اپنی ساری چالیں چل دیکھیں مگر ان کی ہر چال کا توڑ اللہ کے پاس تھا اگرچہ ان کی چالیں ایسی غضب کی تھیں کہ پہاڑ بھی ان سے ٹل جائیں

آیت نمبر:47

* پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم ہر گز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ کبھی بھی اپنے رسولوں سے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف کرے گا اللہ زبردست ہے اور انتقام لینے والا ہے۔

آیت نمبر:48

* ڈراؤ انہیں اس دن سے جب کہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد کے سامنے بے نقاب ہو کر حاضر کیے جائیں گے۔

آیت نمبر:49

* اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں ہاتھ پاوں جکڑے ہوں گے۔

آیت نمبر:50

* تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔

آیت نمبر:51

* یہ اس لیے ہو گا کہ اللہ ہر نفس کو اس کیے کا بدلہ دے گا اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

آیت نمبر:52

* یہ ایک پیغام ایک نصیحت سب انسانوں کے لیے اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اس کے ذریعے سے خبر دار کیا جائے (قرآن پاک) اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں اللہ بس ایک ہی ہے اور جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آجائیں۔

تو قرآن پاک کے نزول کا مقصد کیا ہے کہ اس کے ذریعے نصیحت کر کے لوگوں کو اللہ سے جوڑا جائے۔

سورت الحجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:1

الر

یہ آیات ہیں کتاب الہی اور قرآن مبین کی۔

اے اللہ ہمیں اس قران مبین کے ذریعے ہدایت نصیب فرما نصیحت حاصل کرنے والا بنا اس قرآن مبین کو قیامت کے دن ہمارے لیے شفاعت کے ذریعہ بنا ہمیں اس سے عمل کرنے والا اور اس سے پھیلانے والا بنا

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب عليه

السلام عليكم ورحمته الله وبركاته

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409), Sadia Alam (+92 333 -1305574)